بچوں کی تعلیم کے متعلق استادوں کے کیا فرائض ہیں اس امر پر تو مصنف نے کافی وضاحت اور اصرار کے ساتھ اپنے خیالات ظاہر کیے ہیں۔ ان کا فرمانا ہے کہ :۔

تعلیم دینے کا فیصلہ کر لینے پر استاد کو اپنے سے پہلا سوال یہ کرنا چاہیے کہ تعلیم دینے کا اصل مفہوم کیا ہے..... کیا وہ بچوں کو سوشل مشین کا محض ایک پرزہ بنا دینا چاہتا ہے یا ایسی صلاحیت ان میں پیدا کرنا اسے منظور ہے جس سے وہ مکمل اور تخلیقی شخصیت رکھنے والے انسان بنیں..... استاد کو یہ بھی معلوم رہنا چاہیے کہ وہ خود کن کن بندشوں میں گرفتار ہے، اس کے مشاغل کیا ہیں اور کن تحریکوں سے متاثر ہوتا ہے، کیونکہ باخبر اور باہوش رہنے سے عقل و فہم حاصل ہوتی ہے

..... اصل مسئلہ خالی شاگردوں کی دشواریوں کا نہیں ہے، بلکہ ساتھ ساتھ ان کی اپنی دشواریوں کا بھی ہے کیوں کہ انھیں خود ہجوم خوف، رنج والم، ہراس اور ناکامی سے چھٹکارا نہیں..... جب تک کہ استاد خود شناس نہیں ہوتا..... اور یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے احساس اور افعال بیرونی اثرات سے کس قدر متاثر ہو رہے ہیں اور جب تک وہ موجودہ اقدار کی بندشوں سے اپنے کو آزاد نہیں کرتا وہ بھلا کس طرح شاگردوں کی عقل کو بیدار کر سکتا ہے..... جب استاد اپنے خیالات اور جذبات کے طرز سے واقف رہیں گے تب ہی تو بچوں کو آزاد منش بنا سکیں گے

..... بہت کم لوگ اپنے خیالات اور احساس پر نگاہ رکھتے ہیں..... جو استاد خوف زدہ ہے، وہ خوف سے آزاد رہنے کی اہمیت کو اوروں تک منتقل نہیں کر سکتا، نیکی کی طرح خوف بھی متعدی ہے..... صحیح قسم کی تعلیم سے شاگردوں کو یہ مدد ملنی چاہیے کہ وہ تمام موجودہ اثرات سے نقاب اٹھا کر ان کا پورا مشاہدہ اور اندازہ کر لیں

..... اس کا یہ نتیجہ ہو گا کہ ہر شاگرد کا نشوونما نیکی اور محبت کی آب و ہوا میں ہو گا۔ حصول آزادی میں طالب علم کی اس طرح مدد کرتے ہوئے معلم خود اپنے اقدار میں تغیر کرتا رہے گا۔ وہ خود "ما و من" کی بندش سے آزاد ہونے کی شروعات کرے گا۔ در حقیقت معلم و طلبہ ایک دوسرے کو اپنی اپنی تعلیم حاصل کرنے میں مدد دیتے رہتے ہیں۔ جب تک کسی شخص میں علم عطا کرنے کی لگن نہ ہو، اسے معلم نہیں بننا چاہیے۔ ہر شخص کے لیے یہ تحقیق کر لینا نہایت ضروری ہے کہ آیا اس میں تعلیم دینے کا قدرتی جوہر ہے یا نہیں۔ محض ذریعۂ معاش کے خیال سے استاد کے زمرے میں شامل ہو جانا نہایت غیر مناسب ہے۔ جب تک تعلیم دینا ایک پیشہ اور ذریعۂ معاش سمجھا جائے گا اور ایسا کارِ خیر نہ مانا جائے گا جس کے لیے زندگی وقف کر دی جائے تو دنیا کے اور ہمارے درمیان کافی تفاوت اور دوری رہے گی۔ صحیح قسم کی تعلیم کے لیے زندگی وقف کرنا بالکل اپنی خوشی اور مرضی پر منحصر ہونا چاہیے نہ کہ ذاتی مفاد کی امید پر یا کسی کی ترغیب دلانے سے۔"

تعلیم دینے کا اصل مفہوم کیا ہے؟ اس کی تشریح کرشنا مورتی اس طرح کرتے ہیں جو واقعی قابل غور ہے اور جس کو محض ایک خیالی اور غیر عملی نظریہ قرار دے کر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیے، کیوں کہ اس میں بلا شک حقیقت اور صداقت کی جھلک ہے۔ ان کا قول ہے کہ :--

تعلیم تو اس خیال سے دی جاتی ہے کہ بچہ کا باطن مالامال ہو جائے تاکہ وہ املاک اور دنیاوی اشیا کی صحیح اقدار معلوم کر سکے۔ جب تک ہمارا باطن مستغنی نہیں ہے دنیاوی چیزیں غیر معمولی اہمیت اختیار کر لیتی ہیں، جس کا انجام مختلف قسم کی تباہی